***Journal of Religion & Society* (JR&S)**
Available Online:
https://islamicreligious.com/index.php/Journal/index
Print ISSN: 3006-1296Online ISSN: 3006-130X
Platform & Workflow by: Open Journal Systems

A comperative review of Harrasment law and Islamic jurisprudence

شخصی ہراسانی کے بارے میں پاکستانی قانون اور فقہ اسلامی کا تقابلی جائزہ

Dr. Qammar Aziz
(Lecturer visiting) Department of Arabic and Islamic study, University Of Mianwali, Pakistan
qamaraziz.mi@gmail.com
03006085062 03167489321
Dr. Muhammad Waris
Ph.D Qurtuba University of Science and Information Technology D I Khan
bhorvi313@gmail.com
03126521651
Dr.Zia Ud Din
(Assistant Professor visiting) Department of Arabic and Islamic study, University Of Mianwali, Pakistan
zia8537@gmail.com
03017958215

Abstract
Getting someone to do something by intimidating or threatening to kill them; for example, having illicit sexual relations with them, getting them married, getting them divorced, or underestimating them falls under the category of personal harassment, which is a crime in law and has also been called illegal in Islamic jurisprudence; however, Paksitani law has issued punishment for it. Such incidents are happening in abundance in the modern era; researching them is a necessary of this era. And no significant work has been done on this topic, so this article has researched this topic.
***Keywords**: Harassment, punish, law.*

تمہید

کسی بھی شخص کو ڈرا کر یا جان سے مار دینے کی دھمکی دے کر کوئی کام کروانا؛ مثلا اس سے ناجائز جنسی تعلقات قائم کرنا، نکاح کرنا، طلاق دلوانا، یا اسے انڈراسٹیمیٹ کرنا شخصی ہراسانی کے زمرے میں آتا ہے جو قانونا بھی جرم ہے اور فقہ اسلامی میں بھی اسے ناجائز کہا گیا ہے؛ تاہم قانون پاکستان نے اس پر سزا جاری کی ہے۔ عصر حاضر میں اس طرح کی واردات بکثرت واقع ہو رہی ہیں؛ جن پر تحقیق کرنا اس عہد کی ضرورت ہے۔ اور اس عنوان پر کوئی خاصہ کام نہیں ہوا ہے؛ لہذا اس آرٹیکل میں اس عنوان پر تحقیق کی گئی ہے۔

موضوع کا تعارف

شخصی ہراسانی سے مراد یہ ہے کہ کسی شخص کو انڈر اسٹیمیٹ کیا جائے، اسے ڈرایا دھمکایا جائے، اس سے ناجائز طور پر کسی بھی کام کرنے کا مطالبہ کیا جائے، گھر میں، آفس میں یا کسی بھی کام کی جگہ پر لیبر کے کسی فرد سے کوئی بھی ناجائز طور پر مطالبہ کیا جائے، اسے شخصی ہراسانی کہتے ہیں۔

اسلام ہراساں کرنے اور چھیڑ چھاڑ سے منع کرتا ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

﴿ مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الآخِرِ فَلاَ يُؤْذِ جَارَهُ، وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الآخِرِ فَلْيُكْرِمْ ضَيْفَهُ، وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الآخِرِ فَلْيَقُلْ خَيْرًا أَوْ لِيَصْمُتْ ﴾[1]

"جو کوئی اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو وہ اپنے پڑوسی کو تکلیف نہ پہنچائے اور جو کوئی اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو وہ اپنے مہمان کی عزت کرے اور جو کوئی اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو وہ اچھی بات زبان سے نکالے ورنہ خاموش رہے۔"

اسی طرح کے معنی صحیح بخاری، حدیث نمبر 6138 سے اخذ کیے جاسکتے ہیں، دیگر احادیث بھی ہراساں کرنے، غنڈہ گردی، ڈرانے دھمکانے اور کسی بھی قسم کے امتیازی سلوک سے دور رہنے کی اہمیت پر زور دیتی ہیں۔ جیسا کہ صحیح بخاری نے روایت کیا ہے کہ " نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

﴿وَاللَّهِ لاَ يُؤْمِنُ، وَاللَّهِ لاَ يُؤْمِنُ، وَاللَّهِ لاَ يُؤْمِنُ . قِيلَ وَمَنْ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ الَّذِي لاَ يَأْمَنُ جَارُهُ بَوَايِقَهُ ﴾[2]

"واللہ! وہ شخص ایمان والا نہیں۔ واللہ! وہ ایمان والا نہیں۔ واللہ! وہ ایمان والا نہیں۔" عرض کیا گیا: کون یا رسول اللہ ﷺ؟ فرمایا" وہ جس کے شر سے اس کا پڑوسی محفوظ نہ ہو۔"[3]

ہراسانی کے متعلق قانون پاکستان

پاکستان کے قانون کی دفعہ 496 سی کے تحت اگر کوئی شخص کسی عورت پر جھوٹا الزام یا تہمت لگاتا ہے تو جرمانہ اور پانچ سال قید کی سزا ہو سکتی ہے۔ قانون کی دفعہ 354 اے کے تحت اگر کوئی شخص کوئی ایسی حرکت کرتا ہے جو نامناسب ہو، یا کوئی ایسا گانا گائے جس کے الفاظ نازیبا ہوں تو اسے تین ماہ تک سزا ہو سکتی ہے۔[4]

قانون کے متن کی روشنی میں ہراسانی کی تعریف

قانون کے متن میں ہراسمنٹ کی تعریف یوں ذکر کی گئی ہے:

"Harassment" means any unwelcome sexual advance, request for sexual favors or other verbal or written communication or physical conduct of a sexual nature or sexually demeaning attitude, causing interference with work performance or creating an intimidating, hostile or offensive work

[1] بخاری، محمد بن اسماعیل، متوفی 256ھ۔ لاہور: المیزان ناشران وتاجران کتب، 2004ء: 6018

[2] البخاری، الادب المفرد، بیروت: دارالکتب العلمیہ، 1414ھ: 115

[3] صحیح بخاری: 6016

[4] Https://qau.edu.pk/pdfs/ha.pdf,retrieved on: 28-02-2025.

environment, or the attempt to punish the complainant for refusal to comply to such a request or is made a condition for employment". [5]

خوف وہراس "کا مطلب ہے، کوئی بھی ناخوش گوار جنسی پیش قدمی، جنسی تعلق کی استدعا یا جنسی نوعیت کا کوئی زبانی یا عملی طرز عمل یا جنسی تذلیل جو کام کی انجام دہی میں رکاوٹ کا سبب بنے یا خوف ہراس پیدا کرے یا جارہانہ یا مخالفانہ ماحول کا باعث بنے، یا مذکورہ مدعا پورا نہ کرنے پر مستغیث کی سزا اس پر مشروط کرے۔

مختلف ڈکشنریوں کے مطابق

Harassment

کے معنی متشدّدانہ دباؤ، غیر معمولی طور پر اپنے سے نیچا دکھانا، متعصبانہ رویّے، غیر مہذب جسمانی حرکات، جنسی دعوت دینے والے پوشیدہ لین دین، زبانی کلامی وجسمانی حرکات سے کسی کی عزت، غیرت اور حمیت کا تقاضا کرنا کسی بھی ناجائز مہربانی کے عوض کسی کو نیچا دکھانا وغیرہ ہیں۔[6]

یاد رہے کہ ہر عورت یکساں طور پر قدر و قیمت اور اہمیت رکھتی ہے، عورت کسی مختلف ماحول، کسی بھی مذہب، کسی بھی معاشرے، والدین یا ملک میں پیدا ہوئی ہو، اس سے اُس کے 'عورت' ہونے کی حیثیت میں کوئی فرق نہیں پڑتا۔ ہم سب کو مختلف حالات، ماحول، موسم، ثقافت، رہن سہن اور غذا ایک دوسرے سے مختلف بنا دیتی ہے۔ اس اختلافِ باہمی کے باوجود زندگی میں ایسا کچھ بھی نہیں جسے جواز بنا کر عورت کی زندگی کو معاشرے میں بے وقعت یا اہم بنا کر خلل ڈالا جائے۔ انسانی معاشرے کی ترقی کی تاریخ پر نظر ڈالی جائے تو تقریباً بیس ہزار سال پہلے زمین پر انسانوں کی دو مختلف شناختیں تھیں۔ ایک کو "شکاری" کہا جاتا تھا اور دوسرے کو "اکٹھا کرنے والا، جسے انگریز محققین نے

Hunter

اور

Gatherer

کے نام سے لکھا ہے، قدیم تاریخ میں عورت کبھی ایک کار آمد جنس کے طور پر 'کاروباری' اور بقاء کی منڈی کا حصہ بنی، عورت کنیز اور غلام بنی، عورت جوئے میں ہاری اور جیتی گئی۔ عورت 'جنسی 'کاروبار میں اہم اور قیمتی رُکن بنی، پھر شادی کے قانون اور ثقافت میں اُلجھ گئی، ونی سوارہ جیسی رسموں کی بھینٹ چڑھی۔ زندہ درگور ہوئی، ماضی کے یہ قصے کسی نہ کسی صورت 'حال' کے آئینے کا منہ بھی چڑاتے رہے۔

اب آیئے اپنے معاشرے کی جانب جہاں مرد کی انا، شادی، جہیز، طلاق کا حذف شدہ حق، تعلیم کی کمی، شعبہ ہائے زندگی میں یکساں مواقع کی فراہمی میں ناانصافی، کم عمری کی شادیاں، ونی سوارہ کے لین دین، زبردستی کے نکاح، غیر فطری نکاح (قرآن، مصلیٰ وغیرہ) جیسے کئی ایک مسائل میں گِھری عورت بے شمار خوبیوں کے باوجود ایک خاص مقام سے اوپر نہ جا سکی، معاشی، معاشرتی، شہری، دیہاتی، قبائلی، جاگیر دارانہ نظام جیسی اَن گنت طاقتیں اس کے خلاف نبرد آزما رہیں مگر یہ بھی سچ ہے کہ آج کی پاکستانی عورت ماضی سے کہیں زیادہ مؤثر اور بہتر زندگی گزار رہی ہے۔ اس بہتری کو بہترین کے پیمانے تک لے جانے کے لئے ہمارے لئے بہت سارے زمینی حقائق کا جائزہ لینا ضروری ہے۔ پاکستان کے معاشرتی نظام میں پدر سری نظام بہت ہی طاقت سے حکومت کر رہا ہے جب کہ دوسری جانب قصبوں اور نیم دیہاتی علاقوں میں حالات

---

[5] The Gazette of Pakistan, "The Protection Against Harassment of Women At the Workplace Act 2010.

[6] Lewis, B. 1937. The Islamic Guilds. The Economic History Review 8 :20–37.

آہستہ آہستہ بدل رہے ہیں۔ بہت سے امور مل جل کر چلائے جاتے ہیں اور ماضی میں فقط مردوں سے انجام پانے والے کام اب اسی لگن اور جانفشانی سے عورتیں بھی کر رہی ہیں۔[7]

قانون کے متن پر اصولی بحث

اس تعریف میں، جیسا کہ اوپر ذکر کیا گیا، غیر رضامندی (Unwelcome) کی قید لگائی گئی ہے۔ گویا اس ایکٹ کی رو سے صرف وہی جنسی اقدام قابل گرفت ہے، جس میں دوسرے فریق کی رضامندی شامل نہ ہو، یہ الفاظ دیگر جنسی فعل یا اس کے مقدمات کو تب جرم سمجھا جائے گا، جب ناخوش گوار اور ناپسندیدہ ہوں۔ رضامندی سے ہوں تو ان کی حیثیت کیا ہوگی؟ اس کی کوئی وضاحت موجود نہیں۔ لیکن رضامندی کی قید سے سے مترشح ہے کہ اس ایکٹ کے خالقوں کے نزدیک رضامندی والا جنسی فعل جرم کی فہرست سے خارج ہے۔

خواتین کے ہراسمنٹ سے تحفظ کے ایکٹ 2010ء میں پر اسمنٹ کی تعریف کا تنقیدی مطالعہ

اسلامی ضابطہ اخلاق زیر نظر مسئلے کو بطور ایک فرد کے تحفظ کے نہیں دیکھتا بلکہ فرد کے تحفظ کے ساتھ ساتھ بنت حوا کی حیا اور پاک دامنی کی قدروں کے تناظر میں بھی دیکھتا ہے۔ اس کے نزدیک صرف جنسی ہراسانی ہی مسئلہ نہیں بلکہ دو اور چیزیں بھی قابل اعتراض ہیں:

1۔ جنسی کشش پیدا کرنے کے مختلف وسائل بروئے کار لانا

2- معاشقہ بازی کرنا، جو کہ باہمی رضامندی سے ہی ممکن ہوتی ہے۔

گویا اسلام مسئلے کو ایک کل کے طور پر دیکھتے ہوئے باقی دو پہلوؤں کو بھی موضوع بحث بناتا ہے۔ اسی طرح دو مرد کو بھی حکم دیتا ہے کہ عورت کی نسوانی کمزوری کا فائدہ اٹھاتے ہوئے اس کا جنسی استعمال کر کے تلذذ کا ذریعہ نہ بنائے۔ اسی اصول کے تحت کسی جرم کی صہ پہلوؤں (جنسی کشش پیدا کرنے اور معاشقہ بازی) نسی ہراسانی پر نہیں، بلکہ باقی دونوں میں آتا ہے۔ اس کے برعکس انسانی حقوق کا عصری فلسفہ اس مسئلے کو بنیادی طور پر عورت کی انفرادیت تناظر میں دیکھتا ہے، اور صرف اسی حد تک اس کے سد باب کو موضوع بحث بناتا ہے۔ نانے کا تعلق ہے، جدید فلس شخصی آزادی کے منافی سمجھی جاتی ضابطہ کے اختلاط کو چند حدود و آداب کا پابند اں میں یہ چیزیں حریت فرد اور کر کے یہ مانا جاتا ہے کہ عورت کو یہ ے: اس حوالے سے اس پر کوئی معاشرتی اور حق حاصل ہے کہ وہ جیسا چاہے، لباس پہنے اور اپنے نسوانی حقانونی پابندی عائد نہیں کی جاسکتی؛ سماجی اور قانونی قدمیں روع ہوں گی جہاں عورت کو جنسی ہراسانی جیسے مسائل کا سامنا ہو گا۔ جنسی ہراسانی جیسے اخلاقی و سماجی مسائل میں جدید ذہنیت کی یہی بنیادی غلطی اس جیسے دیگر مسائل میں بھی ظاہر ہوتی ہے۔ ان نکات سے توجہ اس امر کی طرف مبذول کرانا مقصود ہے کہ ایک طرف تو آزادی نسواں کے نام سے جنسی جذبات کو برانگیختہ کرنے کے لیے جن ذرائع کو جواز فراہم کیا جاتا ہے، ان کے لازمی نتائج و نقصانات سے نظریں چرائی جاتی ہیں۔ یہ سادہ فکری اور غیر حقیقت پسندانہ عمل ہے، جس پر نظر ثانی کی ضرورت ہے۔

سابقہ تحقیقی کام کا جائزہ

اس عنوان پر سوائے ایک مقالہ کے کوئی تحقیقی کام محقق کی نظر سے نہیں گزرا، ایک آرٹیکل القمر جرنل میں 2021ء کے ایشو 4 کے شمارہ 1 میں شائع ہوا تھا۔ جس کا عنوان تھا:

"خواتین کے ہراسمنٹ سے تحفظ کے ایکٹ 2010ء میں ہراسمنٹ کی تعریف کا تنقیدی مطالعہ"

---

[7] ایشین ڈویلپمنٹ بنک 2016 کی رپورٹ، تاریخ اخذ: 28-02-25

یہ مقالہ شکیل الرحمن پی ایچ ڈی سکالر ملاکنڈ یونیورسٹی نے لکھاہے، جس کی سپرویژن پروفیسر ڈاکٹر عطاء الرحمن نے کی ۔ ان کے ساتھ ڈاکٹر بادشاہ رحمن نے معاونت کی۔

یہ آرٹیکل ٹوٹل پانچ صفحات پر مشتمل ہے، جو محض متن قانون کی تعریف پر تنقیدی جائزہ ہے۔ اس میں اس قانون کا پس منظر، ہراسمنٹ کی اقسام اور دیگر جزئیات کو موضوع بحث نہیں بنایا گیا تھا۔ تاہم مقالہ نگار نے اس میں متعدد اشیاء کے اضافے کے ساتھ اس سے ملتے جلتے موضوع پر مشقی کام (اسائنمنٹ) کے ذریعے تحقیق کی ہے۔

ہراسانی کی اقسام

ہراسانی کا تعلق اگرچہ قانون کی تعریف میں محض جنسی مطالبے یا ارتکاب معاصی تک محدود ہے تاہم اس کا دائرہ وسیع ہے کیونکہ ہراساں کرنے سے مراد کوئی بھی ایسا ناپسندیدہ طرز عمل جو ضروری نہیں کہ جنسی نوعیت کا ہو بلکہ اس کا تعلق تعلیم، زبان کی صلاحیتوں، رنگ و نسل، ذات پات، جائے سکونت یا علاقائی بود و باش، مذہب وعقیدہ، سیاسی وابستگی، عمر، جنس وصنف، نسلی یا سماجی و معاشی حیثیت یا معذوری سے ہو اور جس کا مقصد محنت کش کی بے توقیری، یا اس کے لیے دھمکی آمیز، دشمنانہ، ذلت آمیز یا تکلیف دہ ماحول پیدا کرنا ہو۔

نصوص شرعیہ کی روشنی میں شخصی ہراسانی

اسلام روزگار سمیت ہر قسم کے تعلقات میں ایک دوسرے کا احترام کرنے پر زور دیتا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

وَلْيَسْتَعْفِفِ الَّذِينَ لَا يَجِدُونَ نِكَاحًا حَتَّى يُغْنِيَهُمُ اللَّهُ مِن فَضْلِهِ ۗ وَالَّذِينَ يَبْتَغُونَ الْكِتَابَ مِمَّا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ فَكَاتِبُوهُمْ إِنْ عَلِمْتُمْ فِيهِمْ خَيْرًا ۖ وَآتُوهُم مِّن مَّالِ اللَّهِ الَّذِي آتَاكُمْ ۚ وَلَا تُكْرِهُوا فَتَيَاتِكُمْ عَلَى الْبِغَاءِ إِنْ أَرَدْنَ تَحَصُّنًا لِّتَبْتَغُوا عَرَضَ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا ۚ وَمَن يُكْرِههُّنَّ فَإِنَّ اللَّهَ مِن بَعْدِ إِكْرَاهِهِنَّ غَفُورٌ رَّحِيمٌ[8]

"اور ایسے لوگوں کو پاک دامنی اختیار کرنا چاہئے جو نکاح (کی استطاعت) نہیں پاتے یہاں تک کہ اللہ انہیں اپنے فضل سے غنی فرمادے، اور تمہارے زیردست (غلاموں اور باندیوں) میں سے جو مکاتب (کچھ مال کما کر دینے کی شرط پر آزاد) ہونا چاہیں تو انہیں مکاتب (مذکورہ شرط پر آزاد) کر دو اگر تم ان میں بھلائی جانتے ہو، اور تم (خود بھی) انہیں اللہ کے مال میں سے (آزاد ہونے کے لئے) دے دو جو اس نے تمہیں عطا فرمایا ہے، اور تم اپنی باندیوں کو دنیوی زندگی کا فائدہ حاصل کرنے کے لئے بدکاری پر مجبور نہ کرو جبکہ وہ پاک دامن (یا حفاظتِ نکاح میں) رہنا چاہتی ہیں، اور جو شخص انہیں مجبور کرے گا تو اللہ ان کے مجبور ہو جانے کے بعد (بھی) بڑا بخشنے والا مہربان ہے۔

اس آیت میں جنسی طور پر ہراساں کرنے، جنسی اسمگلنگ اور دیگر قسم کے جنسی بدسلوکی کے ساتھ ساتھ جبری مشقت کی ممانعت ہے، خاص طور پر آجر اور مزدور کے روزگار کے تعلقات میں۔ آیت کا یہ بھی مطلب ہے کہ مزدوروں / ماتحتوں کو آجر پر معاشی انحصار کی وجہ سے غیر اخلاقی سرگرمیوں میں ملوث ہونے پر مجبور نہیں کیا جاسکتا۔ قرآن کریم کسی بھی قسم کے جنسی ہراساں کرنے سے بھی منع کرتا ہے۔ آیت نمبر 07:81 میں ہے: "بیشک تم نفسانی خواہش کے لئے عورتوں کو چھوڑ کر مردوں کے پاس آتے ہو بلکہ تم حد سے گزر جانے والے ہو۔"

اسلامی تعلیمات میں حیا پر زور دیتے ہوئے ہراساں کرنے سے منع کیا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "حیا ایمان کی ایک شاخ ہے۔"

﴿الْحَيَاءُ شُعْبَةٌ مِنَ الإِيمَانِ﴾[9]

[8] النور:07۔

[9] نسائی، ابوعبدالرحمان، احمد بن شعیب، متوفی 303ھ، السنن الکبری، دار الکتب العلمیہ، بیروت، 1411ھ:5006

ایک اور مقام پر نبی کریم ﷺ نے فرمایا"سابقہ پیغمبروں کا کلام جو لوگوں کو ملا اس میں یہ بھی ہے کہ جب تم میں شرم وحیا ہی نہ رہے تو پھر جو جی چاہے وہ کرتے پھرو۔"

﴿إِنَّ مِمَّا أَدْرَكَ النَّاسُ مِنْ كَلَامِ النُّبُوَّةِ الأُولَى إِذَا لَمْ تَسْتَحِي فَاصْنَعْ مَا شِئْتَ﴾[10]

ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

﴿الْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ النَّاسُ مِنْ لِسَانِهِ وَيَدِهِ وَالْمُؤْمِنُ مَنْ أَمِنَهُ النَّاسُ عَلَى دِمَائِهِمْ وَأَمْوَالِهِمْ﴾[11]

"مسلمان وہ ہے، جس کی زبان اور ہاتھ سے لوگ محفوظ ہوں، اور مومن وہ ہے جس سے لوگ اپنی جان ومال کے بارے میں مطمئن رہیں۔"

ایک اور حدیث میں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

﴿خَيْرُ الأَصْحَابِ عِنْدَ اللهِ تَعَالَى خَيْرُهُمْ لِصَاحِبِهِ، وَخَيْرُ الْجِيرَانِ عِنْدَ اللهِ تَعَالَى خَيْرُهُمْ لِجَارِهِ﴾

"خدا کے نزدیک بہترین ساتھی وہ ہے جو اپنے ساتھی کے ساتھ بہترین ہو، اور خدا کی نظر میں بہترین پڑوسی وہ ہے جو اپنے پڑوسی کے ساتھ بہتر ہو۔"

کام کی جگہ دوسروں پر دھونس دھاندلی اور ہراساں کرنے کو ناگوار کہا گیا ہے اور یہ مجرم کو جہنم میں لے جائے گا (اس وجہ سے حکومت کو ایسے شخص کے خلاف کارروائی کرنے کی اجازت دی جائے، خاص طور پر جب وہ دوسروں کے حقوق کی خلاف ورزی کر رہے ہوں)۔ ایک روایت میں ہے کہ "لوگوں نے رسول اللہ ﷺ سے کہا: خدا کے رسول (ﷺ)، ایک عورت رات کو نماز پڑھتی ہے اور دن میں روزے رکھتی ہے، اور بہت سے اچھے کام کرتی ہے خیرات دیتی ہے لیکن وہ اپنے پڑوسیوں کو ناراض کرتی ہے۔" آپ ﷺ نے فرمایا: "وہ نیکی سے خالی ہے۔ وہ آگ والوں میں سے ایک ہے۔" لوگوں نے کہا: "ایک عورت صرف فرض نماز پڑھتی ہے اور صدقہ بھی بہت کم دیتی ہے، لیکن وہ کسی کو ناراض نہیں کرتی۔" رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "وہ جنت والوں میں سے ہے۔"[12]

ہراساں کرنے اور غنڈہ گردی میں ملوث افراد کی نشاندہی کمپنی (ورک پلیس) کی سطح پر کی جاسکتی ہے۔ ایک روایت میں ہے:

﴿قَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُولَ اللهِ، إِنَّ لِي جَارًا يُؤْذِينِي، فَقَالَ: انْطَلِقْ فَأَخْرِجْ مَتَاعَكَ إِلَى الطَّرِيقِ، فَانْطَلَقَ فَأَخْرَجَ مَتَاعَهُ، فَاجْتَمَعَ النَّاسُ عَلَيْهِ، فَقَالُوا: مَا شَأْنُكَ؟ قَالَ: لِي جَارٌ يُؤْذِينِي، فَذَكَرْتُ لِلنَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم، فَقَالَ: انْطَلِقْ فَأَخْرِجْ مَتَاعَكَ إِلَى الطَّرِيقِ، فَجَعَلُوا يَقُولُونَ: اللَّهُمَّ الْعَنْهُ، اللَّهُمَّ أَخْزِهِ. فَبَلَغَهُ، فَأَتَاهُ فَقَالَ: ارْجِعْ إِلَى مَنْزِلِكَ، فَوَاللَّهِ لاَ أُؤْذِيكَ﴾

"ایک آدمی نے عرض کیا: اللہ کے رسول ﷺ میرا ایک پڑوسی ہے جو مجھے ایذا دیتا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: جاؤ اپنا سامان (گھر سے) نکال کر راستے پر رکھ دو۔ وہ گیا اور اپنا سامان نکال کر راستے پر رکھ دیا۔ لوگ اس کے پاس آئے اور پوچھا تجھے کیا ہوا؟ اس نے کہا میرا پڑوسی مجھے تکلیف دیتا ہے میں نے یہ بات نبی کریم ﷺ سے ذکر کی تو آپ ﷺ نے مجھے حکم دیا کہ جاؤ اور اپنا سامان (گھر سے) نکال کر راستے پر رکھ دو۔ (لوگوں نے یہ سنا) تو کہنے لگے اللہ اس پر لعنت کرے، اللہ اسے رسوا کرے۔ یہ بات جب ہمسائے تک پہنچی تو وہ اس کے پاس آیا اور کہا اپنے گھر میں لوٹ آؤ اللہ کی قسم میں تمہیں کبھی تکلیف نہیں دوں گا۔"[13]

---

[10] صحیح بخاری:6120

[11] سنن النسائی:4995، مشکوۃ المصابیح:33

[12] البخاری، ادب المفرد:119

[13] البخاری، ادب المفرد:124

تعمیری برطرفی(constructive dismissal)، جس میں ایک مزدور/ محنت کش / ورکر آجر کی طرف سے قوانین یا معاہدہ ملازمت کی سنگین خلاف ورزی کی وجہ سے ملازمت چھوڑنے پر مجبور ہوتا ہے ان میں ہراساں کرنا اور جنسی طور پر ہراساں کرنا بھی شامل ہے اور یہ قابل سزا جرم ہے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

﴿وَمَا مِنْ جَارٍ يَظْلِمُ جَارَهُ وَيَقْهَرُهُ، حَتَّى يَحْمِلَهُ ذَلِكَ عَلَى أَنْ يَخْرُجَ مِنْ مَنْزِلِهِ، إِلاَّ هَلَكَ﴾[14]

"جو شخص اپنے پڑوسی پر ظلم اور اسے تنگ کرے، یہاں تک کہ وہ اپنا سامان اٹھا کر گھر چھوڑنے پر مجبور ہو جائے، تو یقیناً ایسا شخص ہلاک ہو گیا۔"

اسی طرح کسی شخص کو مذاق میں بھی ڈرانے سے منع کیا گیا ہے:

﴿لاَ يَحِلُّ لِمُسْلِمٍ أَنْ يُرَوِّعَ مُسْلِمًا﴾[15]

"کسی شخص کے لیے جائز نہیں ہے کہ کسی مسلمان کو ڈرائے دھمکائے۔"

قانون پاکستان اور فقہ اسلامی کا تقابلی جائزہ

ایکٹ کے مطابق جنسی فعل اس وقت جرم تصور ہو گا، جب یہ فریقین کی باہمی رضامندی کے خلاف ہو، جب کہ اسلام کے نقطہ نظر سے باہمی رضامندی سے بھی یہ فعل جرم ہے۔

اس تعریف میں، جیسا کہ اوپر ذکر کیا گیا، غیر رضامندی (Unwelcome) کی قید لگائی گئی ہے۔ گویا اس ایکٹ کی رو سے صرف وہی جنسی اقدام قابل گرفت ہے، جس میں دوسرے فریق کی رضامندی شامل نہ ہو، بہ الفاظ دیگر جنسی فعل یا اس کے مقدمات کو جب جرم سمجھا جائے گا، جب ناخوش گوار اور ناپسندیدہ ہوں۔ رضامندی سے ہوں تو ان کی حیثیت کیا ہو گی ؟ اس کی کوئی وضاحت موجود نہیں۔ لیکن رضامندی کی قید سے مترشح ہے کہ اس ایکٹ کے خالقوں کے نزدیک رضامندی والا جنسی فعل جرم کی فہرست سے خارج ہے، لیکن اسلام میں ایسی واضح تعلیمات ہیں، جن سے ثابت ہوتا ہے کہ فحش فعل فریقین کی رضامندی سے جو تب بھی گناہ اور جرم ہے۔

اسلام کا تصور حیا

زیر بحث مسئلے میں اسلام کے نقطہ نظر کی تفہیم کے لیے اسلام کے تصویر حیا (Modesty) پر غور نہایت ضروری ہے۔ حیا ایک ایسا فطری وصف ہے جو آدمی کو ہر قسم کے برے کاموں، فواحش اور منکرات سے بچاتا، اور اچھے پسندیدہ کاموں پر لمادہ کرتا ہے۔ لغت میں حیا کی تعریف یوں کی گئی ہے:

" الحياء انقباض النفس عن القبائح "[16]

حیا کا مطلب ہے نفس کو قبیح اعمال سے روکنا۔ " اسی وجہ سے اسلام میں نامحرم مردوں اور عورتوں کے باہمی معاشقوں اور دوستیوں سے منع کیا گیا ہے۔ مثلاً ایک جگہ ارشاد ہے:

---

[14] البخاری، ادب المفرد:127

[15] ابوداود، سجستانی، سلیمان بن اشعث، متوفی 275ھ۔ بیروت: دار الفکر، 1412ھ:5004

[16] جار اللہ زمخشری، الوثائق، بیروت: دار الفکر، 1413ھ، 341۔

"فَانكِحُوهُنَّ بِإِذْنِ أَهْلِهِنَّ وَآتُوهُنَّ أُجُورَهُنَّ بِالْمَعْرُوفِ مُحْصَنَاتٍ غَيْرَ مُسَافِحَاتٍ وَلَا مُتَّخِذَاتِ أَخْدَانٍ"[17]

تم لونڈیوں کے آقاؤں کی اجازت پر نکاح کر دا اور معروف طریقے کے مطابق ان کو مہر دو، جب کہ وہ معقد نکاح میں لائی گئی ہوں، بدکاری کرنے والیاں نہ ہوں اور نہ چھپ چھپ کر آشنا بنائے پھرتی ہوں۔ سے مسلمان مردوں سے کتابی عورتوں سے نکاح کے جواز کے قرآنی بیان میں بھی حیا کا وہ تصور نمایاں ہو کر سامنے آتا ہے، جو ایسے کسی بھی فعل کو غلط اور اسلام کے نقطہ نظر سے جرم قرار دیتا ہے، جو زنا یا اس کی طرف لے جانے والا ہو، چاہے اس میں فریقین کی کی رضامندی شامل ہو۔

ان آیات میں اللہ تعالی نے نامحرم مرد اور عورت کی باہم ناجائز طور پر بغیر نکاح کے کی جانے والی دوستیوں کو پاکدامنی (chasteness) کے خلاف قرار دیا ہے۔ غور کرنے سے ایک باریک نکتہ سمجھ میں آتا ہے کہ پہلی آیت میں شرعی اور جائز طریقے کے خلاف چوری چھپے دوستی کی نسبت کو لونڈیوں (Slaves) کی طرف منسوب کیا گیا، جب کہ دوسری آیت میں مسلمان مردوں کی طرف سے اہل کتاب کی عورتوں کی طرف۔ حالانکہ مذکورہ دونوں آیات میں مومنہ عورتوں کا بھی ذکر موجود ہے، لیکن اللہ تعالی نے ان کے ساتھ پاک دامنی کا وصف بطور خاص ذکر فرمایا ہے۔ اس سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ کوئی بھی خلاف حیا حرکت مسلمان عورتوں کے شایان نشان نہیں۔

قرآن مجید میں اور بھی متعدد مقامات پر فحش اور بدکاری یا ان کی طرف لے جانے والے ہر فعل کی مذمت کی گئی اور اس سے اجتناب کا حکم دیا گیا ہے۔ اس طرح کے اسلامی احکام میں بھی کہیں اس بات کا امتیاز نہیں رکھا گیا کہ رضامندی سے ایسے افعال قابل گرفت نہیں اور صرف بغیر رضامندی سے کیے گئے فعل ہی قابل گرفت ہیں۔

خلاصہ بحث

عورتوں کے ہراسمنٹ سے تحفظ کے ایکٹ 2010ء کے اس تحقیقی مطالعے سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ مذکورہ قانون میں جنسی ہراسانی سے متعلق تعریف اسلامی نقطہ نظر سے درست نہیں۔ اس لیے کہ صنفی تعلق کے جائز ہونے کا دارومدار محض باہمی رضامندی پر نہیں، بلکہ چند اخلاقی حدود و شرائط پر ہے، جنھیں نظر انداز کر کے باہمی رضامندی سے قائم ہونے والا تعلق بھی اسلامی ضابطہ اخلاق کی رو سے غیر اخلاقی اور ناجائز ہے۔ غیر اخلاقی صنفی تعلق کے سدباب کے لیے صنفین کے میل جول کو اسلامی اصول و آداب کا پابند بنانے کی ضرورت ہے۔ حیا اسلامی ضابطہ اخلاق کی بنیاد ہے، جس کو اس نوع کی قانون سازی اور تعریفات متعین کرنے کے عمل میں پاکستان ایسے اسلامی جمہوری ملک میں ملحوظ رکھا جانا چاہیے۔

سفارشات و تجاویز

1. یہ ایک منفرد نوعیت کا عنوان ہے جو عصر حاضر کی اہم ضرورت ہے، لہذا اس عنوان پر تحقیق کی شدید ضرورت ہے۔
2. عصر حاضر میں ہراسمنٹ کی وارداتیں بہت زیادہ دیکھنے کو مل رہی ہیں لہذا حکومت وقت کو بھی اسے کنٹرول کرنے کے لیے اپنے قانون پر نظر ثانی کرنی چاہیے تاکہ ان جرائم کا قلع قمع ہو سکے۔
3. اسلام کے شخصی ہراسانی کے نظریے کو ترویج دینی چاہیے کہ اسلام تو ادنی سی مخلوق کو بھی ناجائز طور پر ہراساں کرنے کا روادار نہیں، انسان تو پھر اشرف الخلق ہے۔

Bibliography

[17] النساء:25۔

1. *Ābv Davud sūlaiman bīn Ashāth, sūnān aby davud,al māktāb ūl īslamy,Bairvt*
2. *Ābv Davud sūlaiman bīn Ashāth, sūnān aby davud,al māktāb ūl īslamy,Bairvt*
3. *Al-Bukhari,Al-Adab Ul-Mufrad,Darul Kutub Al-Ilmiyah,Bairvt,1414AH.*
4. *Al-Nasai,Ahmad bin Shuaib, maktaba Rehmania,Lahore.*
5. *Al-Nasai,Ahmad bin Shuaib, maktaba Rehmania,Lahore.*
6. *Al-Zimakhshari, Jar Ullah, Mahmood bin Umar,Al-Wasaiq,Darul Fikr, Bairvt,1413AH*
7. *Ibn-e-Maja,Abu-Abdullah,Muhammad bin Yazid,Noor Muhammad,Karachi.*
8. *Lewis, B. 1937. The Islamic Guilds. The Economic History*
9. *Muhammad bīn īsmaīl al Būkharī,al jamī, ūsaḥyḥ, Qādymy kūtūb khana Karachi*
10. *Muslīm bīn ḥajaj Al Qūshairy,Al Jamī'Ul sāḥyḥ, Qādymy kūtūb khana karachi*
11. *The Gazette of Pakistan, "The Protection Against Harassment of Women At the*
12. The Gazette of Pakistan, "The Protection Against Harassment of Women At the Workplace Act 2010.
13. [Https://qau.edu.pk/pdfs/ha.pdf,retrieved](Https://qau.edu.pk/pdfs/ha.pdf)